ذرائع ابلاغ کے مذہبی کوٹے پر فرقہ پرستوں کا قبضہ

قرآن وسنت کے ٹائیٹل تلے متعصبانہ مسلکی تعلیمات کا فروغ

دینی مسائل کے اخباری کالم قرآن وسنت کی بجائے فرقوں کے ترجمان بن گئے۔

ایک فکر انگیز تجزیہ تحریر ابو ربیعه

کراچی کے روزنامہ ''ریاست'' 17 دسمبر 2005ء کی اشاعت میں ''آپ کے مسائل کا حل'' کے عنوان سے کالم شامل ہے اس کالم کے اوپر جلی حروف میں قرآن وسنت کی روشنی میں بھی لکھا گیا ہے۔ مفتی صاحب کا نام شاہ تراب الحق قادری ہے۔ اس کالم میں سائل کا سوال اور مفتی صاحب کا جواب ملاحظہ فرمائیے۔

سوال: عورتوں پر جمعہ وعیدین کی نماز واجب ہے یا نہیں اور کیا وہ عیدین کی نماز کیلئے عیدگاہ جاسکتی ہیں یا نہیں؟ (ام احمد۔ ریاض، سعودی عرب)

جواب: عورتوں پر جمعہ وعیدین کی نماز واجب نہیں ہے۔ حضور ﷺ کی ظاہری زندگی میں جبکہ اسلام کا ابتدائی وقت تھا لوگ دینی مسائل یہاں تک کہ ضروریات دین سے بھی بے خبر تھے اس وقت احکام شریعہ سیکھنے کیلئے عورتیں عیدگاہ میں جاتی تھیں اس لئے جو عورتیں حیض میں مبتلا ہوتی تھیں ان کو بھی حاضری کا حکم تھا جیسا کہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت ام عطیہؓ کی روایت کردہ حدیث سے ثابت ہے جب احکام شریعہ کی ترویج واشاعت ہو گئی تو عورتوں کو جماعت میں حاضری سے روک دیا گیا۔ بخاری شریف اور مسلم شریف میں ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ''اگر رسول اللہ ﷺ ان عورتوں کا حال دیکھتے تو ان کو مسجد میں آنے سے ضرور منع فرمادیتے''۔ یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے زمانے کی عورتوں کا حال دیکھ کر فرمایا تھا آج کا زمانہ تو ان کے زمانے سے کہیں زیادہ پرفتن ہے لہذا عورتوں کو عیدگاہ جانے سے سختی کے ساتھ روکا جائے۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب مراقی الفلاح میں ہے ''عورتیں جماعتوں میں حاضر نہ ہوں کہ اس میں فتنہ ہے اور اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت ہے اس لئے کہ اللہ اور رسول ﷺ نے ان کو گھروں میں ٹھہرنے کا حکم فرمایا جیسا کہ پارہ نمبر ۲۲ رکوع اول میں ہے ''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی''۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے ''عورتوں کی کسی نماز میں حاضری جائز نہیں۔ دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ کی ہو یا

عیدین خواہ عورت جوان ہو یا بوڑھیا (سب کیلئے ایک ہی حکم ہے)'' فتاویٰ شامی میں ہے کہ عورتوں پر جمعہ واجب نہیں لہذا عورتیں اپنے گھروں میں رہ کر عبادت کریں نماز جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھیں۔اس کالم میں دیگر سوالات کے جوابات بھی درمختار، فتاویٰ شامی اور فتاویٰ عالمگیری کے حوالوں سے دیے گئے ہیں جو کہ فقہ حنفی کی معتبر کتابیں ہیں۔

علماء کرام سے سوال کرنے والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے جوابات قرآن وسنت کی روشنی میں دیئے جائیں جیسا کہ کئی سائل لکھ بھی دیتے ہیں کہ قرآن وسنت کی روشنی میں ہمیں جواب عنایت فرمائیں۔قوم کی بدقسمتی ہے کہ اخبارات وجرائد اور ٹی وی چینلز پر جو لوگ فتویٰ کی مسند پر براجمان ہیں وہ عوام الناس کی خواہشات کا خون کرتے ہوئے قرآن وسنت سے جواب دینے کی بجائے اپنی اپنی مخصوص فقہوں اور مسلکوں کی تعلیمات کے حوالوں سے جواب دے رہے ہیں۔ذرائع ابلاغ کی حیرت انگیز ترقی سے اس بات کا امکان پیدا ہوا تھا کہ دین اسلام کی تعلیمات ہر ہر گھر تک پہنچ سکیں گی۔عورتیں جو ہمارے معاشرے میں پچاس فیصد سے زائد ہیں دینی تعلیم سے دور ہیں انہیں بھی موقع مل سکے گا کہ وہ دین کے بارے میں جانیں لیکن قرآن وسنت کو جاننے والے علماء کی غفلت اور نادانی کی وجہ سے ذرائع ابلاغ کی ترقی نے الٹا نتیجہ دیا ہے دین عام ہونے کی بجائے دین کے نام پر گمراہی عام ہورہی ہے۔جن کے چہرے سنت رسول ﷺ سے محروم ہیں وہ عاشق رسول ﷺ ہونے کے دعوے کے ساتھ نجی چینلز کے مذہبی پروگراموں پر مسلط ہیں۔

علم سے محروم ہونے کے باوجود ''عالم آن لائن'' ہونے کے دعویدار ہیں۔یہ ہمارے دور کا المیہ ہے کہ لوگوں میں دین کا جذبہ موجود ہے۔مسائل جاننے کی پیاس بھی ہے لیکن قرآن وسنت سے بیر رکھنے والے مولوی حضرات من پسند قیاسات اور آراء سے آلودہ پانی سے ان کی پیاس بجھا رہے ہیں۔روزنامہ ''ریاست'' میں چھپنے والا مذکورہ فتویٰ ظاہر کرتا ہے کہ قرآن وسنت کا نام لے کر کس طرح قرآن وسنت پر اپنی فقہ اور مسلک کو بالادست کرنے کی جسارت کی جارہی ہے۔اس فتویٰ کا معروضی خلاصہ ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں عورتیں دین سیکھنے کیلئے عیدگاہ جاتی تھیں۔(بحوالہ بخاری ومسلم)

(۲) حیض والی عورتوں کو بھی عیدگاہ جانے کا حکم تھا۔(بحوالہ بخاری ومسلم)

(۳) احکام شریعہ کی ترویج واشاعت ہوچکی تو عورتوں کو جماعت میں حاضری سے روک دیا گیا (اس دعوے کا حوالہ نہیں دیا گیا)

(۴) سیدہ عائشہؓ نے اپنے دور کی عورتوں کا حال دیکھ کر فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ ان عورتوں کا حال دیکھتے تو

ان کو مسجد میں آنے سے ضرور منع فرما دیتے۔ (بحوالہ بخاری و مسلم)

(۵) ہمارا زمانہ سیدہ عائشہؓ کے زمانے سے زیادہ پر فتن ہے اس لئے عورتوں کو عیدگاہ جانے سے سختی کے ساتھ روکا جائے

(۶) فقہ حنفی کی مشہور کتاب ''مراقی الفلاح'' میں عورتوں کو فتنے کے سبب جماعت میں آنے سے منع کیا گیا ہے اور اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کے پارہ نمبر ۲۲ میں حکم ہے کہ ''اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی''۔

(۷) فتاویٰ عالمگیری میں فتویٰ دیا گیا ہے کہ ''عورتوں کو کسی نماز میں حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ کی ہو یا عیدین کی خواہ عورتیں جوان ہوں یا بڑھیا (سب کیلئے ایک ہی حکم ہے)۔

اس فتوے سے یہ بات عیاں ہے کہ مفتی صاحب کیلئے یہ ایک بات ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کے دور میں عورتیں نماز کیلئے مسجد آیا کرتی تھیں بخاری و مسلم کے حوالے سے مفتی صاحب نے عیدگاہ میں عورتوں کے آنے کا بھی اعتراف کیا ہے۔ مفتی صاحب اس بات کے بھی اقراری ہیں کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام عورتوں کو عیدگاہ میں حاضر ہونے کی اسقدر تاکید فرماتے تھے کہ اگر حیض کی حالت میں بھی ہوں تب بھی عیدگاہ آنا ہے۔ اتنا جاننے اور اعتراف کرنے کے باوجود مفتی صاحب اپنی فقہ کو سربلند کرنے کیلئے اور قرآن و حدیث کو نعوذ باللہ مغلوب کرنے کیلئے اس مسئلے میں فقہ کی کتابوں کا حوالہ دیکر عورتوں کے عیدگاہ جانے اور مسجد جانے پر پابندی عائد فرما رہے ہیں اور پھر عشق رسولؐ کے دعویدار بھی ہیں۔

زیر بحث مسئلے میں بخاری و مسلم کے حوالے خود مفتی صاحب نے بیان کئے ہیں جبکہ اس مسئلے پر کئی اور حدیثیں بھی یہ ظاہر کرتی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کے دور میں عورتیں نماز کیلئے مسجد آیا کرتی تھیں اور عیدگاہ میں آنے کی پابندی بھی کرتی تھیں مثلاً مسلم ہی کی ایک روایت میں نبی ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے۔ ''اللہ کی بندیوں کو مسجد میں آنے سے مت روکو''۔ صحاح ستہ ہی کی ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں بچوں کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دیتا ہوں کہیں اس کی ماں اس کے رونے سے فتنے میں مبتلا نہ ہو جائے''۔

امی عائشہؓ کی جو روایت مفتی صاحب نے کوڈ کی ہے اس سے بھی یہ واضح ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد بھی عورتیں مسجد میں نماز کیلئے آیا کرتی تھیں۔ یہ ضرور ہے کہ عورتوں کے مسجد میں نماز کیلئے آنا فرض نہیں ہے نہ جمعہ اور نہ ہی عید کی نمازوں کیلئے آنا فرض ہے لیکن اگر عورتیں مسجد میں آنا چاہیں تو انہیں روکنا نبی ﷺ کے حکم سے سرکشی کرنے کے مترادف ہے۔ مفتی صاحب اور ان کی فقہی کتابوں کے مصنفین کی جسارت پر حیرت

ہوتی ہے کہ وہ نبی ﷺ سے محبت کا دم بھرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی سنتوں پر کس طرح چھری پھیر رہے ہیں حیرت کی بات یہ ہے کہ مفتی صاحب نہ صرف یہ کہ عورتوں کو مسجد جانے سے روکنے کا فتویٰ دے رہے ہیں بلکہ سختی کے ساتھ روکنے کی ترغیب دلا رہے ہیں جبکہ جس معاشرے میں وہ رہ رہے ہیں اس میں عورتیں بازاروں اور تفریح گاہوں میں گھوم پھر رہی ہیں وہاں مفتی صاحب کو فتنے کا خطرہ نہیں۔

مفتی صاحب کے کہنے کے مطابق نبی ﷺ کے دور مبارک میں عورتیں دین سیکھنے کیلئے عید گاہ جاتی تھیں لیکن جب دین کی ترویج واشاعت ہوگئی تو عورتوں کو جماعت میں حاضری سے روک دیا گیا۔ روکنے کا یہ حکم مفتی صاحب نے کہاں سے معلوم کیا اس کا کوئی حوالہ نہیں۔ اگر نبی ﷺ نے خود عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع فرمایا تھا تو امی عائشہؓ کا یہ فرمان کہ اگر نبی ﷺ ان کے زمانے کی عورتوں کو دیکھتے تو انہیں مسجد میں آنے سے روک دیتے، کیا معنی رکھتا ہے۔ اگر روکنے کا حکم نبی ﷺ کی طرف سے نہیں تھا بلکہ کسی امتی کی طرف سے تھا تو کیا کوئی امتی نبی ﷺ کے حکم کو منسوخ کر سکتا ہے۔ مفتی صاحب کے مسلک میں تو یہ عام رواج ہے ایک عام مولوی بھی اٹھ کر نبی ﷺ کے فرمان کو منسوخ کر دیتا ہے اور اپنے بڑوں کی باتوں کو بالادست کر دیتا ہے جبکہ امام الانبیاء کا مقام یہ ہے کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو انہیں اسی شریعت کی پیروی کرنا ہوگی جو ہمارے پیارے نبی ﷺ پر نازل ہوئی۔

مفتی صاحب نے اپنی فقہ کی کتاب میں سے سورہ ''الاحزاب'' کی جس آیت کا حوالہ دے کر یہ فتویٰ صادر فرمایا کہ عورتوں کو گھروں میں ٹھہرے رہنے کا حکم ہے اس لئے وہ مسجد میں نہ جائیں شاید یہ آیت نبی ﷺ کو سمجھ میں نہیں آئی تھی ورنہ آپ ﷺ بھی اس آیت کی روشنی میں مفتی صاحب والا فتویٰ دیتے کہ عورتوں کو مسجد میں آنے سے روکنے کیلئے سختی کرو نعوذ باللہ ہمیں اللہ کا خوف کرنا چاہیے ہمارے دعوے کیا ہیں اور نبی ﷺ کے فرامین پر ہم کس طرح امتیوں کے اقوال کو ترجیح دے رہے ہیں۔ روزنامہ ''ریاست'' میں چھپنے والا یہ فتویٰ صرف ایک مثال ہے ورنہ اس وقت تمام نمایاں اخبارات وجرائد میں چھپنے والا مذہبی مواد قرآن وسنت کے اسی طرح برعکس ہوتا ہے جس طرح یہ فتویٰ ہے۔ لیکن ٹائیٹل سب کا ''قرآن وسنت کی روشنی میں'' لکھ دیا جاتا ہے۔ تمام ٹی وی چینلز کے مذہبی پروگراموں کا حال بھی یہی ہے۔ الا ماشاء اللہ ہی کوئی مسئلہ قرآن وسنت کے مطابق بیان کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مذہبی پروگراموں کے کوٹے میں قوالوں کو بھی مواقع میسر ہیں۔ حکومتیں جو فرقہ واریت کا خاتمہ کرنے کے عزائم کو ظاہر کرتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ فرقہ واریت کے مسئلے کو صحیح طور پر سمجھنے سے قاصر ہیں اسی لئے وہ سرکاری ذرائع کو فرقہ واریت پھیلانے کے جرم میں ملوث کر دیتی ہیں۔ تمام سرکاری ذرائع ابلاغ فرقہ وارانہ تعلیم کے فروغ کا ذریعہ بنے

ہوئے ہیں فرقہ پرست عناصر کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے کہ وہ دیگر مکاتب فکر کی جس طرح چاہیں دلآزاری کریں۔

متعصبانہ فرقہ وارانہ سوچ اور اپنے مسلک اور اپنے بزرگوں کی بات کو سربلند کرنے کی حرص نے دینی مسائل کے اخباری کالم اور ٹی وی پروگراموں کو دینی رہنمائی فراہم کرنے کے بجائے گمراہی پھیلانے کا سبب بنادیا ہے۔ہمیں اخبارات اور ٹی وی چینلز سے شکایت یہ ہے کہ وہ اپنے مذہبی صفحات اور پروگراموں میں جن مذہبی شخصیات کو موقع فراہم کرتے ہیں اگر وہ قرآن وسنت سے ہٹ کر کسی مخصوص فقہ اور فرقے کے نظریات کی ترجمانی کرتے ہیں تو انہیں اسلام کے نمائندے کے طور پر پیش کرنے کے بجائے اس مخصوص فرقے کے نمائندہ بنا کر پیش کریں۔ان اخباری کالمز اور ٹی وی پروگراموں کے شروع میں اس دعوے کو ہٹادیں کہ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیئے جائیں گے، بلکہ جس مسلک کا نمائندہ منتخب کیا گیا ہے ٹائیٹل پر یہ واضح کر دیا جائے کہ اس پروگرام میں دینی مسائل حنفی فقہ کے مطابق دیئے جاتے ہیں یا دیوبندی اور بریلوی مسلک کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح کم ازکم عوام الناس پر یہ بات تو واضح ہو جائے گی کہ فتویٰ فلاں فرقے کی تعلیمات کے مطابق ہے وہ اس غلط فہمی میں نہیں رہیں گے کہ مفتی صاحب نے ان کی خواہش کے مطابق قرآن وسنت کی روشنی میں فتویٰ دیا ہے۔

جامعہ علوم اثریہ جہلم میں پانچواں سالانہ فری آئی کیمپ

جس میں ہزاروں مریضوں کا چیک اپ اور سینکڑوں مریضوں کے آنکھوں کے آپریشن ہوئے

جہلم (نامہ نگار) اسلام انسانی خدمت اور فلاح و بہبود کا درس دیتا ہے۔ جامعہ علوم اثریہ کی اس میدان میں خدمات قابل قدر ہیں۔ ضلع ناظم جہلم فرخ الطاف چوہدری نے جامعہ علوم اثریہ جہلم میں ہونے والے فری آئی کیمپ کے افتتاح کے موقع پر ان خیالات کا اظہار کیا۔ جامعہ پہنچنے پر ان کا استقبال رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر، مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق، شیخ محمد اسحاق، محمود مرزا جہلمی اور ارشد محمود زرگر نے کیا۔ ناظم ضلع جہلم نے واضح کیا کہ جامعہ علوم اثریہ جہلم نے ہمیشہ علم وحکمت کے انوار کے ساتھ ساتھ رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

رئیس الجامعہ نے اس موقع پر بتایا کہ ان کا ادارہ جہاں سینکڑوں طلباء وطالبات کو فری اور معیاری تعلیم دینے میں مصروف ہے۔ وہیں پر فری آئی کیمپ جیسے دکھی انسانیت کی خدمت کے پروگراموں کے ذریعے علاقے کے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے بھی مصروف عمل ہے۔ امسال بھی البصر انٹرنیشنل اور الابراہیم آئی ہسپتال ملیر کراچی کے تعاون سے اس کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں ہزاروں مریضوں کا چیک اپ اور سینکڑوں مریضوں کی آنکھوں کا کامیاب آپریشن کیا گیا تمام مریضوں کی آنکھوں میں لینز (IOL) فری لگائے گئے۔ یہ خبر بڑی مسرت افزا ہے کہ 3,2 مارچ کو پہلے معائنہ کے دوران تمام مریضوں کی آنکھوں کو الحمدللہ صحت مند اور درست پایا گیا۔ سیکنڈ فالواپ 11,10 اپریل کو ہوگا۔ ان شاء اللہ۔